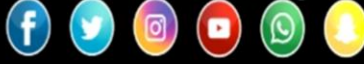


Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری اسپیشل

دشمنِ جان ہے جو

میرا جان ہے

امیر حمزہ



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/SocialMediaDigest)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

# دشمنِ جان ہے جو میری جان ہے

کتاب نگری اسپیشل

امیر حمزہ

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

قسط نمبر:- دس

\* تیرے نام سے ہو گیا ہے میرا نام منسوب تیرے نام سے بدنام ہو گیا ہوں میں شہر میں \*

www.kitabnagri.com

سب مہمان گھر سے جا چکے تھے اور دل آورد دھواں دھواں چہرے کے ساتھ دادا کی ویل چیئر پکڑ کر کھڑا تھا  
"مجھے میرے کمرے میں لے کر جاؤ چوہدری دل آور"۔۔۔ دادا جب اس سے ناراض ہوتے تو اسکا پورا نام لے  
کر اسے مخاطب کرتے تھے دل آور نے انکی آواز سن لی تھی پر وہ ویسے ہی کھڑا رہا

## Posted on Kitab Nagri

"تمہیں اب سنائی بھی کم دینے لگا ہے چوہدری دل آور"۔۔۔؟؟؟ دادا نے گرج دار آواز سے کہا تو وہ خاموشی سے انہیں انکے کمرے میں لے آیا دل آور نے انہیں بیڈ پہ بٹھایا پھر انکے سامنے نظریں جھکا کر کھڑا ہو گیا

"تم خود سے بتاؤ گے یا ابھی بھی میرے پوچھنے کا انتظار کر رہے ہو"۔۔۔؟؟؟ دادا نے اسے سختی سے دیکھ کر کہا

"دادا وہ جھوٹ بول رہی ہے"۔۔۔۔۔ اسنے بات کا آغاز خود جھوٹ سے کیا پر وہ بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت اس شخص کے سامنے کھڑا ہے جو اسکو خوب پہچانتا ہے بہت گہرائی تک جانتا ہے۔۔۔

"چوہدری دل آور خود سے بتاؤ گے، اس لیے نہیں کہا تمہیں کہ تم جھوٹ بولو"۔۔۔ وہ سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس بھرنے کے لیے سائیڈ ٹیبل کی طرف ہوئے "میں دے دیتا ہوں دادا"۔۔۔۔۔ وہ فوراً آگے بڑھا دادا نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا "اتنا معذور نہیں ہوا ہوں ابھی، تم صفائی دواپنے حق میں"۔۔۔۔۔ پانی کا گلاس بھر کے انہوں نے لبوں سے لگا لیا اور پھر پانی پی کر گلاس دوبارہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھ دیا

"دادا میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔۔ وہ پھر اپنی بات دوہرانے لگا تھا دادا نے اسے ہاتھ کے اشارے سے خاموش کر دیا اور باہر کھڑے ملازم کو بلایا

www.kitabnagri.com

"جاؤ اور بہو کو کہو کہ اس لڑکی کو دادا کے پاس لے آئیں"۔۔۔۔۔ ملازم جانے لگا پر دل آور نے اسے روکا "تم رکو"، اور پھر دادا کی طرف دیکھا "دادا آپ کو میری بات پہ یقین کیوں نہیں آ رہا وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے، اس جیسی لڑکیاں ایسے ہی امیروں کے گھر گھس کر انہیں بے عزت کرتی ہیں اور ہمدردی بٹور کر پیسے کماتی ہیں"۔۔۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"چوہدری دل آور تم سے تمہاری ذات کی صفائی مانگی ہے میں نے، اسکی ذات کی اچھائی برائی اسکی زبان بتا دے گی اور جہاں تک سوال تمہاری بات پہ یقین آنے کا ہے تو دل آور تم نظریں جھکا رہے ہو، چرار ہے، الفاظ سوچے کے ادا کر رہے ہو، جب وہ لڑکی مہمانوں کے سامنے بول رہی تھی تمہاری زبان لڑکھڑاہی تھی۔۔۔ یہ سب باتیں کیا مجھے تمہاری بات پہ یقین کرنے دیں گی۔؟؟ کبھی نہیں چوہدری دل آور تمہاری رگوں میں اگر چوہدریوں کا خون ہے تو میں تمہیں ایک بات بتانا ضروری سمجھوں گا کہ اس گھر میں آج تک انصاف ہوتا آیا ہے اگر تمہارے دادا کے پاس کوئی مسئلہ آیا ہے تو انہوں نے مظلوم کا ساتھ دیا ہے۔۔۔ اور ایک بات اپنے ذہن سے جھٹک دو، تم اب وہ پانچ سال کے دل آور نہیں ہو جس کی ہر غلطی میں معاف کر دوں گا جوانی میں غلطیاں نہیں ہوتیں گناہ ہوتے ہیں اور اور گناہوں کی سزا"۔۔۔۔۔ دادا کے لہجے میں آج پہلی بار وہ محبت نہیں تھی جو ناراضی یا غصے میں بھی انکے لہجے میں ہوا کرتی تھی۔ دل آور بے بسی سے انہیں دیکھتا خاموش ہو گیا

"تم جاؤ بلا کر لاؤ بہو کو"۔۔۔ دادا نے دوبارہ ملازم کو کہا تو وہ جا کر سعدیہ خاتون اور گوہر کو بلا لایا "اگر تم جاؤ یہاں سے باہر پھیلاوے کو سمیٹو"۔۔۔ سعدیہ خاتون نے ملازم کو کہا ملازم جھکی گردن کے ساتھ باہر چلا گیا سعدیہ خاتون نے دروازہ بند کر دیا تھا "بیٹھ جاؤ"۔۔۔ انہوں نے گوہر کو کہا ہو کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھی انکی آواز پہ گوہر نے انکی طرف دیکھا "میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی، میں نے گھر جان ہے واپس، آپ مجھ سے وہ پوچھیں جس کے لیے مجھے اس کمرے میں لایا گیا ہے میں ہر وعدے، وچن اور قسم سے سچ بتاؤ گی"۔۔۔۔ گوہر کے لہجے کا اعتماد آج عروج پہ تھا۔ دل آور نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ اور سعدیہ خاتون کو بھی اس بد تمیز لڑکی پہ بے انتہا غصہ آیا وہ گوہر کو کوئی سخت جملہ کہتیں کہ دادا بول پڑے۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"تمہیں پتہ ہے تم اس وقت کہاں کھڑی ہو"۔۔۔؟؟؟ گوہر نے سر ہلادیا

"جی جانتی ہوں میں اس وقت ملک سردار چوہدری کے بنگلے میں کھڑی ہوں جن کی اس شہرے میں کئی ملیں اور فیکٹریاں ہیں، جن کی اس شہر میں بہت عزت ہے لیکن اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں اس سب کے رعب میں آجاؤں گی تو معذرت ہے بڑے میاں آپ سے، میرے لیے یہ بنگلہ اس مجرم کا گھر ہے جس نے میری عزت اچھالی ہے اور"۔۔۔۔۔

"اپنی بکو اس بندر کھو اور تمیز سے بات کرو ان سے میرے دادا ہیں یہ نظریں جھکا کر بات کرو نظریں جھکا کر"۔۔۔۔۔ دل آور نے دانت پیس کر کہا آنکھوں میں غصے کے شعلے جل رہے تھے گوہر نے تلخی سے اسے دیکھا

"تم اپنی بکو اس بندر کھو اور جناب میں ان سے تمیز سے ہی بات کر رہی ہوں جو مجھے میری امی نے سکھائی ہے تمہاری والے تمیز مجھے نہیں آتی جیسے تم میری بڑی بہن کے سامنے بے باکی سے مجھے اپنی محبوبہ کہہ رہے تھے"۔۔۔۔۔ دل آور کا دل کیا وہ گوہر کے منہ پہ ایک تھپڑ رسید کر دے دادا کہیں نہ کہیں دل آور کے ارادے جان گئے تھے اس لیے وہ فوراً بولے "چوہدری صاحب یہ آپ کا ہی کیا دھرا ہے اور کس تمیز کی بات کر رہے ہو تم میرا مذاق تو تم بنوا ہی چکے ہو اب اس لڑکی کو بولنے سے دوبارہ مت ٹوکنا، خاموش رہو بالکل"۔۔۔۔۔ دادا نے کبھی اس سے ایسے بات نہیں کی تھی دل آور کو اس بات نے اندر تک زخمی کر دیا تھا۔۔۔

"مجھے بتاؤ مسئلہ کیا ہے یہ تمہارے گھر آیا تھا"۔۔۔؟؟؟ دادا نے دوبارہ گوہر سے بات کا آغاز کیا تو گوہر نے ایک گہرا سانس لیا

## Posted on Kitab Nagri

"میں نے کبھی باپ کی محبت نہیں دیکھی بڑے میاں پر میرے ایک بابا ہیں بابا جمال جو میرے دل کے بہت قریب ہیں میں انکے سامنے بھی سچ بولتی ہوں اور آپ بھی انہیں کی عمر کے ہیں اس لیے آپ کے سامنے بھی سچ بولوں گی"۔۔۔ گوہر نے رک کر دل آور کو دیکھا جو غصے سے لال ہو رہا تھا سعدیہ خاتون بھی خاموشی سے کھڑی تھیں "انکا شاید ایک دوست ہے جس کا نام ہادی ہے وہ میرے پیچھے بہت عرصے سے لگا ہوا ہے میں سر کلر روڈ پہ برگر کا ٹھیلہ لگاتی ہوں جہاں وہ آج سے چند مہینے پہلے آیا تھا وہ شروعات سے ہی مجھ سے بات کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تھا پر میں مردوں میں کام بہت عرصے سے کرتی آئی ہوں بابا جمال کے ہوٹل پہ پہلے کام کرتی تھی پھر انکی دکان کے آگے ٹھیلہ لگا لیا مجھے مردوں کی زبان اور انکی نیت کا بہت اچھے سے علم ہے کہ کون مجھے کس نظر سے دیکھتا ہے اور ہادی کی نظریں بھی میں، شروع دن سے ہی پہچان گئی تھی وہ بار بار میرے پیچھے آتا تھا پر میں نے کبھی اس سے نرمی نہیں برتی ایک بار رات کو میرے ٹھیلے پہ وہ آیا تھا اور اسنے میرا ہاتھ پکڑا تو میں خود پہ قابو نہ کر سکی"۔۔۔ گوہر نے دادا کو ایک ایک بات بتادی دادا بہت سنجیدگی سے سن رہے تھے اور دل آور کے چہرے پہ اب الجھن پھیلنے لگی تھی یہ لڑکی جو بول رہی تھی وہ ہادی کی سنائی کہانی سے بالکل مختلف تھی پر گوہر روانی سے اپنی کہانی سنارہی تھی

www.kitabnagri.com

"ابھی کچھ دنوں پہلے میرا ایک رشتہ آیا تھا اس دن وہ میرے گھس گیا اور میرا رشتہ تڑوا دیا پھر اسکے بعد دوبارہ بھی جب میرا رشتہ آیا تو وہ ویسے ہی گھر میں گھس گیا مجھے، میری اماں اور چھوٹی بہن کو ڈرا دھمکا کر گیا اس رات میری اماں اتنا ڈر گئیں کہ وہ اس شہر کو چھوڑنا چاہتی تھیں اور اس رات پریشانی کی وجہ سے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ آج بھی اسپتال میں ہیں میری زندگی میں میری اماں سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں"۔۔۔ یہ بات کہتے اسکی آواز

## Posted on Kitab Nagri

رندھ گئی تھی آنکھوں میں آنسوؤں اتر آئے تھے اسنے بات ادھوری چھوڑ کر اپنی آنکھوں کے گوشے اپنی چادر سے صاف کئے "ان آنسوؤں پہ مت جائیے گا بڑے میاں مجھے ہمدردی نہیں انصاف چاہیے"۔۔۔ اسنے دادا کے چہرے پہ آتی ہمدردی کو دیکھ لیا تھا دادا نے نفی میں سر ہلایا "تمہیں انصاف ملے گا بتاؤ کھل کر"۔۔۔ گوہر نے ایک بار پھر گہرا سانس لیا اور بولنے لگی اب کی بار دل آور کے تنے عصاب کچھ ٹھیلے پڑے تھے اسکا ضمیر بولنے لگا تھا یہ اس نے کیا کر دیا۔؟ ایک مجبور لڑکی جو پہلے ہی اتنے کراؤ سے گزر رہی ہے اسے اپنے دوست کی جھوٹی کہانی پہ پریشان کیا۔۔؟ سعدیہ خاتون نے آگے بڑھ کر گوہر کے ساتھ کھڑی ہو گئیں انہیں اب اس لڑکی پہ ترس آرہا تھا گوہر نے ساری پیچھلی کہانی سنانے کے بعد دل آور کی طرف اشارہ کیا "انکو میں نہیں جانتی یہ دوبار بس برگر لینے آئے تھے پر پتہ نہیں اب کی بار یہ کیوں آئے شاید اپنے دوست کے کہنے پہ، پر اب کی بار جو رشتہ آیا تھا وہ نقلی تھا اور بس ہادی کو پھسانے کی ایک سازش تھی پر ہادی کی جگہ یہ آگئے اور وید ڈیوائس ریکارڈ ہو گئی اور میرا یہاں آنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ مجھے کوئی رقم چاہیے یا مجھے اس گھر کی بہو بننا ہے مجھے کوئی شوق نہیں ہے کانچ کے مکان میں رہ کر پتھر بنے کا میں اپنے مٹی کے گھر وندے میں خوش ہوں یہاں آنے کا مقصد میرا بس یہ ہے کہ ان جیسوں اور انکے دوست جیسوں کو دکھا سکوں کہ غریب پہلے بے عزتی سے ڈرتا ہے اور جب اسکی عزت ایک بار اتر جائے ناتو پھر اس سے بڑا بے شرم کوئی نہیں ہوتا اور میں بھی آج اپنی بے شرمی دکھانے چلی آئی ان سے بدلا لینا تھا میں نے، وہ میں نے لے لیا۔ سوچا تھا کہ دھمکی دے کر جاؤں گی کہ یا تو مجھے اپناؤ ورنہ یہ ویڈیو میں میڈیا میں دے دوں گی وہ بھی اس لیے کیونکہ مجھے پتہ ہے مجھ جیسی تھرڈ کلاس لڑکی کو آپ لوگ نہیں اپنائیں گے اور کوئی بیچکار راستہ نکالنے کا مجھے کہیں گے مجھے رقم کالا لچ دیں گے پر میں رقم ٹھکرا کر یہ کہوں گی کہ مجھے وعدہ دیں کہ یہ دونوں اب میرے قریب بھی نہیں بھٹکیں گے کیونکہ مجھے ان دونوں سے نفرت ہے"۔۔۔۔۔ ساری بات



## Posted on Kitab Nagri

کرنے کے بعد آخری جملے ادا کرتے ہوئے گوہر کے چہرے پہ تنفر تھا دل آور کے دل میں ابھی جو تھوڑی بہت ہمدردی گوہر کے لیے جاگی تھی اسکے آخری جملے سے دوبارہ سو گئی اسنے حقارت سے گوہر کو نیچے سے اوپر تک دیکھا وہ تو جیسے مراجار ہے اس لڑکی کے ساتھ محبت کی مینگے ڈالنے کے لیے۔۔۔

"تم پولیس کے پاس بھی تو جاسکتی تھیں نا"۔۔۔؟؟ دادا نے پوچھا تو گوہر ہنسی "ابھی آپ کو بتایا تو ہے بڑے میاں میں غریب ہوں میری آواز پولیس تک نہ پہنچتی آپ کو اتنا تو پتہ ہوگا، میری آواز اگر سنی جائے گی تو میڈیا سنے گی وہ بھی بس اپنے چینل کی ریٹینگز بڑھانے کے لیے میں نے پہلے ہادی کو پولیس کی دھمکی دی تھی پر اسنے مجھے تب کہا کہ اگر مجھے ڈی پی او وغیرہ کے نمبر چاہیے ہوں تو اس سے مانگ لوں اسکے بابا کے بہت اچھے دوست ہیں"۔۔۔ دادا نے سمجھنے والے انداز سے سر ہلادیا۔ آج انکے پاس الفاظ نہیں تھے وہ آج زندگی میں سب سے زیادہ شرمندہ ہوئے تھے دادا نے گہرا سانس کھینچا

"سہی ہے تم اب بے فکر ہو جاؤ یہ کیا اسکا سایہ بھی تم پہ نہیں پڑے گا اور نہ ہی اسکے دوست کا یہ تمہیں اب پریشان نہیں کریں گے"۔۔۔۔۔ دادا نے بات میں وقفہ دیا "میری بات پہ یقین آجائے گا یا کوئی قسم کھاؤں"۔۔۔؟؟ انہیں گوہر کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ بے یقینی میں ہے گوہر نے نفی میں سر ہلایا

"آپ نے میری بات پہ یقین کسی قسم کے بغیر کیا ہے تو میں بھی آپ کی بات پہ یقین کرتی ہوں اور اگر یہ مجھے اب تنگ کریں گے بھی تو مجھے ڈر نہیں ہے، پہلے بھی نہیں تھا پر میری اماں کو تھا کہ میری عزتی اچھلے گئی تو کسی لائق نہیں رہوں گی، اور وہ عزت یہ اُچھال آئے ہیں میرا نام انکے نام کے ساتھ بدنام ہو گیا ہے اب میری نہ عزت باقی رہی اور نہ ڈر اب میں اپنی اماں کے ساتھ سکون سے رہوں گی"۔۔۔۔۔ اسنے اپنا موبائل دادا کی طرف کیا "اس

## Posted on Kitab Nagri

سے ویڈیو میں ڈلیٹ کر رہی ہوں اسکی ایک کاپی میری دوست کے پاس ہے وہ بھی میں ڈلیٹ کر ادوں گی امید کرتی ہوں اب میں چین سے رہ سکوں گی۔۔۔۔۔ اسنے ویڈیو ڈلیٹ کر دی اور دادا کے پاس گئی "سرپہ ہاتھ رکھ دیں آپ کو آتے ہی دادا کہا تھا میں نے، اس لیے سلام کرنے جھکی ہوں پھر میں نے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔ اسنے سر جھکا کر کہا تو دادا نے دکھ سے اس جھکی ہوئی لڑکی کو دیکھا اور پھر اپنے پوتے کو انکی آنکھوں میں اپنے پوتے کے لیے ملاں تھادل آوراں سے نظریں نہ ملا سکا دادا نے گوہر کے سرپہ ہاتھ رکھ دیا تو گوہر خاموشی سے دروازے کی طرف پلٹ گئی دادا نے فوراً گھڑی کی طرف دیکھا شام کے ساتھ بج رہے تھے

"تم اکیلی جاؤ گی۔۔۔؟؟ دادا نے پوچھا وہ دادی کی طرف گھومی

"میں اکیلی ہی آئی تھی۔۔۔۔۔ اسنے اپنی چادر ٹھیک کر کے کہا

"پر اب تم اکیلی نہیں جاؤ گی بہو تم چوہدری صاحب کے ساتھ جاؤ اور اس بچی کو باحفاظت اسکے گھر چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔۔ دل آور نے چونک کر دادا کو دیکھا یہ دادا کیا کہہ رہے تھے وہ اس لڑکی کو چھوڑنے جائے جس نے اسکی انتی بے عزتی کی۔؟

www.kitabnagri.com

"نہیں میں چلی جاؤں گی مجھ پہ احسان مت کریں۔۔۔۔۔ گوہر نے صاف انکار کر دیا

"یہ احسان نہیں ہے تم نے آتے ہی مجھے دادا کہا تھا، اب جاتے وقت میں تمہیں اپنی پوتی سمجھ رہا ہوں اسلیے اکیلی مت جاؤ بہو تم جاؤ اسکے ساتھ اور بچی کو چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"پر۔۔۔" گوہر نے کچھ کہنا چاہا پر سعدیہ خاتون نے اسکا ہاتھ پکڑا اور بولیں "ہماری غلطی بہت بڑی ہے تمہارے لیے کچھ کریں گے تو شاید آج کی رات چین سے سو سکیں گے مت منع کرو چلو میرے ساتھ اور میں اپنے رویے پہ شرمندہ ہوں مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری اولاد یہ سب کرتی پھیر رہی ہے ماں ہوں نا جلدی سے یقین نہیں آتا اپنی اولاد کی غلطی پہ۔۔۔" انکی آنکھوں کے گوشے نم تھے گوہر خود بھی اندر سے بھیگ گئی اس سے کوئی جواب نہ دیا گیا ماں تو ماں ہی ہوتی ہے چاہے اپنی ہو یا کسی اور کی ہو گوہر نے سر ہلادیا تو سعدیہ خاتون اسے اپنے ساتھ لے کر کمرے سے نکل گئیں پر دل آور کھڑا رہا دادا نے اسے دیکھا "چوہدری صاحب آپ بھی جائیں یا قسم کھا چکے ہیں کہ دادا کی بات نہیں مانیں گے۔۔۔؟؟؟"

"دادا مجھے معاف کر دیں۔۔۔؟ دادا نے ہاتھ اٹھایا

"تمہیں پہلے ہی کہا ہے معافی غلطیوں کی ہوتی ہے گناہوں کی سزا ہوتی ہے۔۔۔۔۔"

"پھر سزا دے دیں یوں اجنبی نہ بنیں۔۔۔؟؟؟ اسنے قدم آگے بڑھائے

"وہیں رک جاؤ۔۔۔ دادا نے اسے ٹوکا تو وہ وہیں رک گیا "پہلے اسے چھوڑ کر آؤ پھر سزا بھی ملے گی۔۔۔ دادا نے سرد لہجے میں کہا کر اپنا رخ اس سے موڑ لیا۔ وہ انہیں بیچارگی سے دیکھتا ہوا باہر نکل آیا سعدیہ خاتون گوہر کے ساتھ پورچ میں کھڑی تھیں اسنے آتے ہی گوہر کو دیکھا اور اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی اگر اسکے بس میں ہوتا نا تو وہ آج اس لڑکی کو گولی مار دیتا۔ گولی تو وہ آج ضرور مارے گا پر ہادی کو اتنا جھوٹ وہ بھی چوہدری دل آور کے سامنے دوستی کا غلط فائدہ اٹھایا ہے اسنے چوہدری دل آور کی، اور اب چوہدری دل آور اسے چھوڑے گا نہیں گاڑ نے بڑھ کر سعدیہ خاتون اور گوہر کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول دیا سعدیہ خاتون گاڑی میں بیٹھ گئیں گوہر نے

# Posted on Kitab Nagri

گاڑی کے کھلے ہوئے دروازے کو دیکھا یہ اسکی زندگی کی پہلی سواری تھی جس میں وہ اتنی عزت سے بٹھائی جا رہی تھی گوہر گاڑی میں بیٹھ گئی تو دل آور نے گاڑی بنگلے سے باہر نکال لی۔۔۔۔۔

[illegible]

جب گاڑی گوہر کے محلے میں داخل ہوئی تو گاڑی رکنے سے پہلے چند مرد وزن پہلے ہی محلے میں کھڑے تھے جب گاڑی رکی اور گوہر سعدیہ خاتون سے الوداعی نظریں ملاتی نکلی تو اسے دیکھتے ہی ایک عورت نے ہائے مچادی "ماں اسپتال میں پڑی ہے اور بیٹی گل چھرے اڑاتی پھر رہی ہے"۔۔۔۔ دوسری عورت زرا سا گاڑی کی طرف جھکی "ہائے خدایہ تو وہی غنڈا ہے جو آیا تھا اس وقت تو گوہر کی بہن کیسے چلا رہی تھی میری بہن کا قصور نہیں ہے اب دیکھو بہن ہی اس موالی کے ساتھ پھرتی پھر رہی ہے"۔۔۔۔ اس طرح کی جملے گوہر کے ضبط کا امتحان لے رہے تھے یہ وہی محلے والے ہیں جو کبھی اس وقت نہیں آئے ان کا پاپ انہیں جانوروں کی طرح پیٹ رہا ہوتا تھا اور آج کیسے یہ سب اس پہ انگلیاں اٹھانے کے لیے کھڑے ہیں۔۔۔ گوہر بغیر نظریں ملائے گھر کی طرف بڑھی کہ اسے پیچھے سعدیہ خاتون کی آواز سنائی دی۔۔۔

"کیسی عورتیں ہیں آپ لوگ،۔؟ جو بغیر سوچے سمجھے ایک عورت پہ انگلیاں اٹھا رہی ہیں، نہ ہی اس بچی کا کردار خراب ہے اور نہ ہی میرا بیٹا غنڈا ہے آج اس بچی کو میں چھوڑنے آئی ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چھوڑ کر جا رہی ہوں، بہت جلد اسے اپنی بہو بنا کر لے کر جاؤں گی پوری عزت کے ساتھ"۔۔۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے سے

عورتوں کو گھورتے ہوئے بولی تھیں اور گوہر کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی۔ گاڑی میں بیٹھا دل آور والہانہ پلٹا یہ اسکی ماں جی کیا کہہ رہی تھیں۔؟ اس لڑکی سے اسکی شادی۔؟؟ ہر گز نہیں۔۔۔ انکی بات سن کر کھڑی عورتیں

## Posted on Kitab Nagri

خاموش ہو گئیں سعدیہ خاتون نے بڑھ کر گوہر کے سر پہ ہاتھ رکھا "بہت جلد آؤں گی تمہیں لینے، نہیں ہونے دوں گی یوں تمہاری عزت پامال بیٹی کی ماں نہیں ہوں پر کسی کی بیٹی میں بھی ہوں جانتی ہوں یہ دکھ بہت بڑا ہے اور غلطی جس کی ہے کفارہ بھی وہی کرے گا تمہیں میں کچھ بھگتنے نہیں دوں گی"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئیں "چلو دل آور یہاں سے اور رکی تو تم سے نفرت ہو جائے گی اس لیے گاڑی چلاؤ"۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون نے اسے دیکھے بغیر کہا دل آور کا دل کیا وہ اس گوہر نامی بلا اور اسکے جاہل محلے والوں کا قتل کر دے پر اب دل آور کے لیے خاموش رہنا ہی بہتر تھا اس نے خاموشی سے گاڑی چلائی گاڑی کی اسپید اتنی تیز تھی کہ سعدیہ خاتون نے عقب نماشیشے سے دل آور کو دیکھا اسکی آنکھوں میں جلتے انگارے اور غصہ ان سے چھپ نہ سکا پر وہ فلحال دل آور سے بات نہیں کرنا چاہتی تھیں بنگلے میں جب انکی گاڑی رکی تو ملازم داخلی دروازے میں ہی کھڑا تھا سعدیہ خاتون نکلی تو دل آور نے گاڑی دوبارہ موڑنا چاہی پر ملازم کی آواز پہ وہ رکا "چھوٹے بابر دادا نے کہا ہے آپ باہر نہیں جائیں گے وہ آپ کا انتظار کر رہیں انکی کمرے میں تشریف لے جائیں"۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون جا چکی تھیں دل آور نے اسٹیرینگ پہ غصے سے ہاتھ مارا "لیگنیشن سے چابی نکالتے اسکی نظر کی رنگ پہ پڑی اور اسے وہ گوہر کی خود درای کی باتیں آج اچانک سے یاد آئیں یہ اسی رقم کا تھا جو اسنے دل آور کو واپس دی تھی 760 روپے، وہ غصے سے گاڑی سے نکلا اور چابی کو جتنی قوت سے ہو سکا دور اچھال دیا اسکا دل کیا گاڑی کو بھی آگ لگا دے ایک جیپ تھی جو اسکی فتح تھی اور آج ایک یہ گاڑی ہے جو اسکی ہار کی نشانی بن گئی ہے اور وہ ہار بھی اس دو ٹکے کی لڑکی سے منحور آنکھیں آج خون برسا رہی تھیں وجہ یہ چہرہ سرخ تھا جسم کے روم روم میں ایک آگ جل رہی تھی پر وہ بہت مشکل سے خود پہ قابو پاتا اندر چلا گیا دادا کے کمرے میں سعدیہ خاتون بھی بیٹھی تھیں اور شاید وہ بتا بھی چکی تھیں کہ وہ کیا اعلان کر آئی ہیں۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"جی دادا"۔۔۔؟؟ وہ منہ پھلا کر پوچھ رہا تھا دادا نے بھنو کو اچکایا یعنی غلطی بھی اور اکڑ بھی

"سزا سناؤں"۔۔۔؟؟ دادا نے بغور اسکے چہرے کو دیکھ کر کہا

"ہاں جی کہہ دیں دل آور تمہارے لیے دار تیار ہے اس پہ لٹک جاؤ"۔۔۔۔ وہ رکھائی سے گویا ہوا۔ دادا اسکی حالت سے محظوظ ہوئے۔۔۔

"نہیں اتنے ظالم ہم نہیں ہیں تمہاری سزا آسان ہے دل آور"۔۔۔۔

"جو سزا آپ مجھے دینا چاہتے ہیں وہ موت سے بدتر ہے کچھ رحم کریں مجھے پہ اتنی بڑی غلطی نہیں ہے میری میں نے کی ہے غلطی پر انجانے میں اور اگر آپ اس غلطی کو گناہ کہہ رہے ہیں تو انجانے میں کیے جانے والے گناہوں کی معافی تو خدا بھی دے دیتا ہے پھر آپ لوگ کیوں میری موت سے بڑھ کر مجھے مارنا چاہ رہے ہیں"۔۔۔؟؟؟ وہ دادا کی بات کے فوراً بعد ہی بولا دادا اب کی بار اسے سنجیدگی سے دیکھ رہے تھے

"کیا کسی کی عزت بھی انجانے میں اچھالی جاتی ہے"۔۔۔؟؟ اور تم نے ہادی کی بات پہ اس لڑکی کے گھر جا کر اتنا بڑا تماشا لگا دیا تمہیں ڈر نہیں لگا ایک بار بھی کہ کسی کی بیٹی کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے جا رہے ہو تم، تمہاری بہن نہیں ہے تو کیا تم ماں کو بھی بھول گئے۔؟؟ عورت، عورت ہی ہوتی ہے چاہے پھر وہ لڑکی ہو یا بچی انکی عزت ایک جیسی ہی ہوتی بہت نازک، سفید کپڑے کی طرح جسے صاف ہاتھوں سے بھی بار بار چھٹا جائے تو بھی وہ میلی ہو جاتی ہے اور تم تو کیچڑ میں ہی ہاتھ ڈال کے اسکے دامن پہ چھاپ لگا آئے ہو"۔۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"دادا میں مانتا ہوں مجھ سے ہو گئی غلطی یا شاید گناہ پر اسکا کفارہ یہ تو نہ ہوا کہ میں اس لڑکی سے شادی کر لوں یہ نا انصافی ہے میں"۔۔۔۔ وہ ابھی کچھ اور کہتا کہ سعدیہ خاتون درمیان میں بولیں۔

"ہاں یہ نا انصافی ہے اس بچی کے ساتھ کہ اسے ایک ایسے مرد کے ساتھ زندگی کا ٹنی پڑے گی جو اسکو بدنام کر چکا ہے بدنام کرنے کے بعد نام دینے سے تم اس پہ احسان نہیں کر رہے دل آور"۔۔۔

"تو میں کب کہہ رہا ہوں میں یہ احسان کرنا چاہتا ہوں مجھے نہیں کرنا کوئی احسان اور آپ بھی اسی بچی کے ساتھ اتنی بڑی نا انصافی نہ کریں کہ اسے مجھ جیسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنی پڑے"۔۔۔۔ گوہر کے نام سے ہی اسے چڑھو رہی تھی وہ کیسے اسے پل پل اپنے قریب دیکھے گا کیسے اسے اپنے ارد گرد برداشت کرے گا۔؟

"بس دل آور بحث نہیں کرنی ہم نے تم سے اعلان تمہاری ماں کر آئی ہے فیصلہ ہم سنتے ہیں تمہاری بہت جلد اس لڑکی سے شادی ہوگی"۔۔۔۔ دادا نے تمکینت سے کہا جیسے وہ آج انکار نہیں سنیں گے

"نہیں دادا یہ نہیں ہوگا چوہدری دل آور ہار کے ساتھ زندگی کیسے گزارے گا"۔۔۔؟؟ اسنے صاف انکار کر دیا

"چوہدری دل آور کو اس ہار کے ساتھ زندگی گزارنی پڑے گی تاکہ اسے اس بات کا احساس ہر پل رہے کہ وہ خدا نہیں ہے انسان ہے ہر بار وہ جیتے یہ کہیں نہیں لکھا ہوا اسے بھی شکست ہوتی ہے وہ بھی گرتا ہے اور منہ کے بل گرتا ہے"۔۔۔۔ دادا اب کی بار غصے سے بولے تھے دل آور نے بیچارگی سے انہیں دیکھا

"دادا مجھے صفائی تو دینے دیں اس ہادی نے مجھ سے زبان لی تھی کہ میں دوستوں کے لیے کیا کر سکتا ہوں۔؟ آپ کو پتہ ہے دل آور دوستی میں کچھ بھی کر گزرتا ہے اور اس دن میں جب آفس میں تھا تب ہادی کی کال آئی اسنے

Posted on Kitab Nagri

مجھے جب کہا کہ مجھے کسی لڑکی کے گھر جانا ہے اور اس کا رشتہ تڑوانا ہے تو میں نے پہلے اس سے وجہ پوچھی تھی اسنے مجھے یہ کہا کہ وہ لڑکی ہادی کو پسند کرتا ہے وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے اس کی عادت کا علم ہے کہ اسے پیارے محبت نہیں ہو سکتی میں نے اسے صاف انکار کر دیا تھا پر وہ اس وقت ایسے بول رہا تھا جیسے وہ سچ میں اس لڑکی کو پسند کرتا ہو مجھے اس کی بات پہ یقین آ گیا اسنے کہا اگر میں جا کر اس کا رشتہ تڑوا دوں گا تو اس کے لیے آسانی ہو جائے گی وہ پھر آرام سے گھربات کر کے اس لڑکی سے شادی کر لے گا داد ا بس میں اپنے دوست کی مدد کرنا چاہتا تھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہادی دوبار انکے گھر پہلے جا چکا ہے اور وہ اس لڑکی سے کسی بات کا بدلہ لینے کی تیاری کر رہا، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ اسے بدنام کرنا چاہتا ہے "----- وہ جب ساری بات کہ چکا تو دادا نے تعجب سے اسے دیکھا سعد یہ خاتون بھی آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھیں

"تم اتنے بے وقوف ہو دل آور۔؟ کوئی تمہارا استعمال کر رہا ہے اور تم اتنے آرام سے اسکے استعمال میں آگئے اس نے کچھ بھی جھوٹا سچا سنا دیا اور تم چلے گئے۔؟؟ بغیر بات کی تصدیق کے۔؟؟ دوستی کے نام پہ تم سے کوئی کچھ بھی کروالے گا تم کرتے چلے جاؤ گے۔؟ اچھے برے کی تمیز کے بغیر۔؟؟ مجھے حیرت ہے کہ تم وہی دل آور ہو جو اپنی مونچھوں کو تاؤ دے کر کہتا تھا میں چوہداری دل آور ہوں دادا جسے سب معلوم ہے۔ کیا تمہیں سب معلوم ہے۔؟؟ یہ سوال تم خود سے کرو دل آور اور تمہاری یہ کہانی بے شک سچ ہو پر اب فیصلہ نہیں بدلے گا تم اپنا دماغ بنالوشادی کے لیے بہت جلد ہم انکی طرف جائیں گے"۔۔۔۔

"پر دادا"۔؟؟ وہ بے چینی سے بولا تو دادا نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کر دیا

# Posted on Kitab Nagri

"یہ رشتہ اپنا لو ورنہ ہم سے بھی رشتہ ختم تمہارا، اپنے دوستوں کے ساتھ رہو جا کر ہم دونوں ابھی اتنے بوڑھے نہیں ہوئے کہ تمہارے سہارے کے بغیر رہ نہ سکیں ہم رہ لیں گے سوچ لیں گے پوتے اور بیٹے کے لیے دوستوں کی بات والدین سے بڑھ کر ہے۔۔۔۔۔ دادا کہہ کر خاموش ہو گئے پھر سعدیہ خاتون سے بولے

"بہو تم رشتے لجانے کی تیاری کرو یہ مان جائے گا تو رشتہ لے کر جائیں گے ورنہ اسکا بیگ تیار کر دینا میں وکیل صاحب کو بلالوں گا اسکا حصہ اسے دے کر الگ کر دیں گے اور اس لڑکی کو بہونہ سہی بیٹی بنا کر اس گھر میں لے آئیں گے"۔۔۔۔۔

"جی ابا جی"۔۔۔ سعدیہ خاتون سر ہلا کر کھڑی ہو گئیں اور کمرے سے نکل گئیں دادا بھی سونے کے لیے لیٹ گئے تھے دل آور غصے سے مٹھیاں بھیج کر کمرے سے نکل کر اپنی جیب میں بیٹھا اور باہر چلا گیا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&

# Kital Nagri اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فارم ہاؤس کے پول کے کنارے کرسیوں پہ بیٹھے چار پانچ لڑکے لڑکیاں مہو گفتگو تھے اور ہادی بھی ایک کرسی پہ بیٹھا کسی لڑکی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا ویٹرز سب کو ڈرنک سرو کر رہے تھے۔ پول میں موجود شفاف پانی چاند کی روشنی سے جھلمل کر رہا تھا۔۔۔ سب اپنی دھن میں مگن تھے کہ دروازے سے دل آوری کی جیپ داخل ہوئی تو ہادی بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا چہرے پہ گہری مسکراہٹ سے وہ جیپ کی طرف بڑھا وہاں سے دل آوری جیپ سے نکل گیا تھا دل آوری نے سامنے ہی ہادی کو کھڑا دیکھا تو اسکی شکل دیکھتے ہی اسے آج ہونے والا تماشا یاد آیا بدن پھر سے جل اٹھا قطرہ قطرہ آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا ہادی اس سے کچھ قدم دور ہی رک گیا اور بانہیں پھیلا کر بولا



## Posted on Kitab Nagri

"میرا شیر، شہزادہ گلے لگ جاتیرا ہی انتظار کر رہا تھا"۔۔۔ دل آور کو اسکا کھلا چہرہ یوں لگا جیسے وہ اسکی ہونے والی بے عزتی پہ ہنس رہا ہے اب ضبط کی رسی چھوٹ گئی تھی اسنے آگے بڑھ کر پوری قوت سے ہادی کے منہ پہ گھونسا رسید کیا تو ہادی لڑکھڑا کر زمین پہ گر گیا باقی کے لڑکے لڑکیاں گبھرا کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"چوہدری دل آور کے ساتھ جھوٹ"۔۔۔؟؟ اسنے گرے ہو ہادی کو اشتعال سے دیکھا ہادی نے نفی میں سر ہلایا اسے سمجھ نہ آئی کہ دل آور اسے مار کیوں رہا ہے۔؟؟ وہ کچھ پوچھتا اس پہلے دل آور نے اسکے پیٹ میں لات دے ماری پھر اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑا کیا اور ماتھے پہ پستول رکھ دی۔۔۔

"جو پوچھوں سچ بتانا"۔۔۔؟؟ ہادی کے ہونٹ کے کنارے سے خون رس رہا تھا وہ خوف کے آخری مقام پہ تھا "تم اس لڑکی کے گھر پہلے کتنی بار گئے تھے اور اسے کب سے تنگ کر رہے ہو"۔۔۔؟؟ ہادی نے نا سمجھی سے دل آور کو دیکھا

"کس لڑکی کی۔۔۔ کی۔۔۔ بات کر رہے ہو"۔۔۔؟؟ اسنے کانپتے ہونٹوں سے پوچھا۔ دل آور کی آنکھوں کی سختی مزید بڑھ گئی جس لڑکی کے پاس اسنے خود دل آور کو بھیجا تھا اسے ہادی خود ہی بھول گیا۔۔۔ "وہی لڑکی جس سے تمہیں محبت ہے جس کی شادی کہیں اور ہو رہی تھی اور تم نے مجھے اسکا رشتہ تڑوانے بھیجا تھا اور جس کا رشتہ ٹوٹنے کی خبر سن کہ تم بہت خوش ہوئے تھے اتنا بہت ہے یا اور بتاؤ"۔۔۔؟؟ اسنے چبا چبا کر ساری بات کہی تھی ہادی کو یاد آگیا تھا کہ دل آور گوہر کی بات کر رہا ہے۔۔۔

"یار چوہدری میں اسے پسند کرتا ہوں اسلیے اس کے پیچھے جاتا ہوں میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ"۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"بند کرو اپنی یہ بکواس"-- ایک لفظ اور جھوٹ بولا تو قسم سے ساری گولیاں تمہارے اس دماغ میں اترادوں گا مجھے سب سچ بتا کر گئی ہے وہ مجھے کیا داد کو تمہیں پتہ ہے تمہاری وجہ سے میں پورے شہر کے سامنے ذلیل ہو کر رہ گیا تم دو بار اسکے گھر گئے اب تیسری بار تم نے جھوٹی کہانی سنا کر مجھے بھیج دیا اور اس لڑکی نے میری ویڈیو ریکارڈ کر لی اور آج وہ گھر آگئی تھی سب کے سامنے ویڈیو چلا دی "--- دل آور نے اسے ساری بات بتادی دل آور کی گرفت اسکے گریبان پہ اتنی مضبوط تھی کہ ہادی کا دم گٹھنے لگا تھا گوہر کی بہادری کے قصے سن کر ہادی خود چکر اگیا اس نے غور سے دل آور کی آنکھوں میں دیکھا اسکی آنکھوں میں ابلتی آگ میں اسنے خود کو جلتے دیکھ لیا تھا

"چو۔چو۔۔ چوہدری یا اس مسئلے کا حل نکال لیں گے ہم تو ٹھنڈا ہو جا ایک بار، میں اس لڑکی کو راستے سے ہٹوادوں گا"---

"خبردار جواب اس لڑکی کے ارد گرد بھی بھٹکے تو"۔۔۔۔۔ وہ غصے سے ڈھاڑا تو ہادی نے فوراً نفی میں سر ہلادیا

"ٹھی۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ "مجھے معاف کر دے یار چوہدری"۔۔۔ میں جانتا تھا اگر تجھے سچ

بتا دیا تو کبھی وہاں نہیں جائے گا"۔۔۔۔۔ دل آور نے اس کے منہ پہ ایک تھپڑ مارا ہادی کی باقی کی بات اس کے منہ میں ہی

www.kitabnagri.com

رہ گئی

"تمہاری وجہ سے اب وہ لڑکی میرے گلے میں ہڈی کی طرح پھنس گئی ہے اور جہاں تک اسے راستے سے ہٹانے کی بات ہے تو یہ کام میں بھی کر سکتا ہوں پر اب اگر اسے کچھ بھی ہو تو داد اکا شک مجھ پہ جائے گا تم ہادی"۔۔۔۔۔

اسنے بندوق لوڈ کر کے اسکی کینٹی میں پیوست کی "تم اب اسکے پیچھے گئے یا اسے نقصان پہنچایا تو تمہاری قبر میں اپنے ہاتھوں سے بنا کر جاؤں گا اگر مجھے رد اکا احساس نہ ہوتا تو آج تمہیں گولی مار کے جاتا پر میں نہیں چاہتا کہ اسکا اکلوتا

Posted on Kitab Nagri

بھائی اسے دور ہو اس لیے تمہیں بخش رہا ہوں آئندہ اپنی شکل مت دکھانا مجھے"۔۔۔۔۔ اس نے ہادی کو جھنجھوڑ کر زمین پہ دھکیل دیا اور جیب میں بیٹھ کر چلا گیا اسکے جانے کے بعد ہادی فرش پہ سہی ہو کر بیٹھا اسکے دوست فوراً اسکے پاس بھاگ کر آئے ہادی نے ہونٹ کے کنارے کو چھوا "سسسی"۔۔۔ اس نے درد سے آہ بھری پر وہ آہ ہی بھر سکتا ہے اسے ایک بات اچھی طرح معلوم ہے وہ چاہ کر بھی دل آور کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&

وہ رات کو اسپتال نہیں گئی تھی پر اس نے اپنے آنے کی خبر کال کر کے دے دی تھی جب شنوار گریڈ گھر آئیں تو وہ اس سے لیٹ گئیں

"شکر ہے تم سلامت واپس آ گئیں"۔۔۔ شنو نے کہا تو گوہر کو ہنسی آ گئی "کیوں آپ نے امید چھوڑ دی تھی"۔۔۔؟؟؟ اس نے شرارت سے پوچھا

"بکواس نہ کرو گوہر"۔۔۔ اسنے بگڑ کر گوہر کو ٹوکا تو وہ خاموش ہو گئی آج وہ بہت خوش تھی آج پہلی بار اسے اپنے نصیب پہ رشک آ رہا تھا وہ جیت گئی اسے اللہ نے سنبھال لیا آدھی رات کو جب شنو وغیرہ سو گئیں تو وہ اپنی جگہ اسے اٹھ کر وضو کر کے چھت پہ نماز ادا کرنے آگئی نماز پڑھ کر اسنے دعا مانگی اور جائے نماز رکھ کر چھت پہ ٹہلنے لگی موسم میں خنک بڑھ گئی تھی اسنے اپنی چادری اپنے گرد اچھی طرح لپیٹ رکھی تھی آج جو کچھ ہوا وہ کسی خواب سے کم نہیں تھا اسنے جو سوچا اسے بہتر ہو گیا تھا سب، ہاں اور جہاں تک سوال سعدیہ خاتون کی کہی گئی بات کا ہے تو گوہر اچھی طرح جانتی ہے وہ جذباتی ہو کر وہ سب کہہ گئی تھیں اور اگر وہ سچ کہہ بھی رہی تھیں تو انکا بیٹا وہ بھوت اور جلاد کبھی اس بات کو نہیں مانے گا۔۔۔ اور یوں گوہر کی بھی جان بچ جائے گی اب اسکا رشتہ تو خیر سے کہیں ہوگا

## Posted on Kitab Nagri

نہیں انتی بدنامی کے بعد اسے کون اپنائے گا اب وہ سکون سے اپنی اماں کے ساتھ رہے گی گوہر یہ سوچ کر مارے خوشی کے چھت پہ لہرانے لگی آج جشنِ کا دن تھا اس کے لیے، سونے کا بالکل دل نہیں تھا اسکا پر پھر بھی وہ نیچے آگئی

~~~~~

اگلے دن وہ صبح اٹھتے ہی ناشتہ لے کر اسپتال چلی گئی عنبر بھی وہیں آگئی تھی اماں اسے دیکھ کر بہت خوش تھیں وہ انہیں مضبوطی سے گلے لگاتی بولی "آپ کی بیٹی جیت کر آئی ہے اماں"۔۔۔۔۔" اب کبھی کوئی ہمیں تنگ نہیں کرے گا میں اب ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی"۔۔۔۔۔ اماں اسکی خوشی سے مطمئن ہو گئی تھیں وہ وارڈ سے باہر نکلی تو بابا جمال آتے ہوئے دکھائی دیئے گوہر بھاگ کر ان سے لپٹ گئی "کہاں چلے گئے تھے آپ بابا میں نے کتنی پریشانیاں آپکے بغیر جھیلیں، مجھے حوصلہ دینے والا کوئی بھی نہیں تھا بابا"۔۔۔۔۔ وہ انکے گلے لگ کر شکوے کرنے لگی عنبر اسکے ساتھ ہی کھڑی تھی بابا نے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا "مجھے نہیں پتہ تھا میرے جاتے ہی میری بچی پہ اتنے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے میری بڑی بیٹی کی اچانک سے طبیعت خراب ہو گئی تھی جلدی میں مجھے رات کو ہی نکلنا پڑا پھر جب تک وہ کچھ بہتر نہ ہوئی تو میں اسکے پاس ہی رہا اب ٹھیک ہو گئی ہے وہ اور آج جب یہاں آیا تو تمہارے بارے میں سنا، مجھے کسی کی بات پہ یقین نہیں ہے میں جانتا ہوں میری بچی کیسی ہے میرے سامنے بڑی ہوئی ہو تم"۔۔۔۔۔ گوہر اسی سے مسکرا دی "بابا وہ بات اب ختم ہو گئی ہے اور لوگ بھی کچھ دن بولیں گے پھر بھول جائیں گے"۔۔۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"پر وہ لڑکا تھا کون"۔۔۔؟؟؟ بابا جمال کے سوال پہ گوہر نے پیچھلی ساری کہانی انہیں سنا دی "تم وہاں گئی ہی کیوں مجھے نہیں لگتا وہ لوگ اتنی جلدی سدھریں گے"۔۔۔۔ بابا جمال اسکی بات سن کر پریشانی سے بولے گوہر مسکائی

"وہ اچھے لوگ تھے بابا اور آپ ہی تو کہتے ہیں اللہ سنبھال لیتے ہیں تو میں نے اپنا آپ اللہ کے بھروسے چھوڑ دیا ہے اب وہ مجھے سنبھال لیں گے"۔۔۔۔ گوہر کے چہرے کی چمک دیکھ کر بابا جمال خاموش ہو گئے وہ اسے اور پریشانی نہیں دینا چاہتے تھے۔ وہ گوہر کی اماں کا حال پوچھ کر کچھ دیر وہاں رکے پھر واپس چلے گئے گوہر اور وہ اسپتال سے باہر آگئی تھیں

"ویسے گوہر سب اچھا ہو گیا پر مجھے ایک بات کی پریشانی ہے"۔۔۔  
گوہر نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا "کس بات کی"۔۔۔؟؟؟

"اگر وہ سچ میں تمہارا رشتہ لے آئیں تو"۔۔۔؟؟؟ عنبر کی بات پہ گوہر بے ساختہ ہنس دی "تمہیں لگتا ہے وہ مجھ جیسی تھرڈ کلاس لڑکی کو اپنی بہو بنائیں گے؟ ایسا کبھی نہیں ہوگا عنبر یہ وہم اور خوف اپنے دل سے نکال دو"۔۔۔۔ وہ بے پروائی سے بولی تھی عنبر نے لب بھینچے "ہممممم اللہ کرے ایسا ہی ہو"۔۔۔۔

"ایسا ہی ہوگا"۔۔۔۔ گوہر نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ دھر کر کہا

"ہاں عنبر آج اماں کو میں ڈسجا رچ کرالوں گی"۔۔۔۔

"پر کیوں"۔۔۔؟؟؟ عنبر نے کرچونک پوچھا



## Posted on Kitab Nagri

"وہ دراصل آج بڑی آپی اور شنو آپی دونوں اپنے سسرال واپس جا رہی ہیں پھر یہاں کون رکے گا اور میں بھی سوچ رہی تھی کہ آج سے دوبارہ کام پہ لگ جاؤں بہت دنوں سے ٹھیلہ نہیں لگایا آج سے وہ بھی لگاؤں گی اور پھر گڑیا کے پیپر ز ہونے ہیں اب کچھ دنوں میں، اسے بھی اسکول بھیجنا ہے"۔۔۔۔۔ گوہر کی بات کو سمجھتے ہوئے عنبر نے سمجھنے والے انداز سے سر ہلادیا۔۔۔۔۔ شام کو گوہر اماں کو گھر واپس لے آئی بڑی آپی اور شنو کے جانے کے بعد وہ گڑیا کو گھر چھوڑ کر خود ٹھیلہ لگانے چلی گئی وہ اپنے کام میں مصروف تھی کہ گڑیا بھاگتی ہوئی آئی

"آپی"۔۔۔؟؟ اسنے ہنپتے ہوئے گوہر کو پکارتو گوہر پریشان ہو گئی

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے اماں کی طبیعت"۔۔۔؟؟ وہ پوچھتے کے ساتھ سب چھوڑ چھاڑ کے چل بھی پڑی تھی کہ گڑیا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

"ارے۔۔۔ ارے آپی پہلے میری بات سن تو لیں سب ٹھیک ہے موبائل پہ کال آرہی تھی کوئی آدمی ہے آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔۔۔ گڑیا نے موبائل گوہر کو تھما دیا گوہر نے نا سمجھی سے موبائل کو دیکھا کون آدمی ہے جو گوہر سے بات کرنا چاہتا ہے۔؟؟ گوہر نے سوچا پھر گڑیا کو گھر جانے کا کہہ کر فون کان سے لگالیا۔۔۔

"کون"۔۔۔؟؟ گوہر نے پوچھا تو دوسری جانب گھمبیر آواز گونجی

"چوہدری دل اور"۔۔۔۔۔ "یہ مت سوچنا معافی کے لیے کال کی ہے بس یہ کہنا تھا کہ میری ماں جی تمہارا رشتہ لے کر آئیں گی اور تم منع کرو گی رشتے سے سمجھ گئیں"۔۔۔۔۔؟؟ وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا گوہر اسکی حالت سے محظوظ ہوئی

# Posted on Kitab Nagri

"اور اگر میں منع نہ کروں تو"۔۔؟؟ دوسری جانب سے گہرے سانس کی آواز آئی جیسے وہ خود پہ قابو کر رہا ہو پھر

وہ پول

"مجھے تمہاری اس بو تھی سے نفرت ہے جو تم اٹھا کر میرے گھر آ گئی تھیں اس لیے منع کر دینا"۔۔۔۔ اس کی بات پہ محظوظ ہوتی گوہر کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا

"اوہیلو سنو میری بات مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے شادی کرنے کا میری بو تھی سے تمہیں نفرت ہے تو میں بھی مری نہیں جا رہی بھوت سے شادی کرنے کے لیے مجھے تو تمہاری شکل دیکھتے ہی الٹی آنے والی ہو جاتی ہے کبھی اپنی شکل کو شیشے میں دیکھنا موت کے فرشتے کے چھوٹے بھائی لگتے ہو سمجھے"۔۔۔ گوہر کے منہ میں جو آیا وہ اسنے بول دیا اور دوسری جانب جیسے سننے والے کو آگ لگ گئی ہو "کیا کہا تم نے مجھے"۔۔۔؟؟ وہ برہمی سے بولا تھا "بہرے بھی ہو تم تو ایک بار کہہ دیا جو کہنا تھا، اب بار بار نہیں کہوں گی رشتے کے لیے میں کبھی نہیں مانوں گی سمجھے خدا حافظ"۔۔۔۔۔ گوہر نے کہہ کر کال کاٹ دی اور گنداسا منہ بنایا "ایسے کہہ رہا تھا جیسے میں تو مر رہی ہوں اس سے شادی کرنے کے لیے ہے کیا بھینس کے سنگھو جیسی مونچھوں والا"۔۔۔۔۔ گوہر کو سچ میں وہ بو تھی والی بات بہت بری لگ گئی تھی اس لیے وہ کام کے ساتھ رہ رہ کر اسے قوس بھی رہی تھی۔۔

&&&&&&&&&&&&&&

دل آور نے فون کو غصے سے بیڈ پہ پھینک کر مارا سمجھتی کیا ہے وہ خود کو تمیز نہیں ہے اسے بات کرنے وہ نائٹ ڈریس پہنے واش روم میں آگیا اسکی نظر شیشے پہ پڑی وہ بے خیالی میں رک کر خود کو شیشے میں دیکھنے لگا کیا وہ سچ میں اتنا برا ہے۔؟ وہ بھوت لگتا۔؟ یا اسے دیکھ کر الٹی آتی ہے۔؟ وہ خود کو شیشے میں جا نچتی نظروں سے دیکھتا رہا پھر

## Posted on Kitab Nagri

اسے اپنی اس احمقانہ حرکت پہ غصہ آیا اسنے کچھ بھی کہہ دیا اور وہ بھی دیکھنے کھڑا ہو گیا۔؟ وہ خود کیا ہے بھوری آنکھوں والی جاہل لڑکی جسے نہ بولنے کی تمیز ہے اور نہ ہی چلنے کا سلیقہ وہ سر جھٹک کر پڑے چینگ کر کے بیڈ پہ آکر لیٹ گیا پر اسے پوری رات نیند نہ آئی اسے بعد میں احساس ہوا کہ اسنے خود سے کال کر کے اس لڑکی کو یہ محسوس کرا دیا کہ وہ اس لڑکی سے ڈر رہا ہے۔۔ وہ لڑکی تو خوش ہو رہی ہوگی کہ اسنے خود سے کال کر کے کہا کہ وہ دل آور سے شادی کے لیے منع کر دے وہ کیا سوچ رہی ہوگی کہ اسکی گھر میں سنی نہیں جا رہی۔؟؟ وہ اتنا مجبور ہو گیا کہ اسے اس دو ٹکے کی لڑکی کی مدد لینا پڑ رہی ہے۔؟ نہیں ایسا نہیں ہے وہ اس سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی وہ مجبور ہے۔۔۔ وہ اس لڑکی کو سبق سکھائے گا اسنے چوہدری دل آور سے پنگا لیا اور وہ اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دے۔؟؟ کبھی نہیں۔۔۔ اس بات کا وہ حل نکال لے گا وہ اسکو چھوڑے گا نہیں۔۔۔۔۔ پوری رات اضطراب میں گزار کے وہ صبح جلدی آفس کے لیے نکل گیا داد اور اسکی ماں جی ابھی اپنے کمروں میں ہی تھے تبھی وہ خاموشی سے آفس آگیا کیبین میں بیٹھے وہ اپنی سوچوں میں گم تھا۔۔ وہ ایسا کیا کرے جس سے اس لڑکی کی عقل ٹھکانے لگ جائے۔۔۔۔ وہ یہ بات سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا اگر اسنے گوہر کو نقصان پہنچایا تو داد کی نظروں میں وہ اور گر جائے گا اور اب وہ داد کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتا پر وہ کر تو کرے کیا۔۔؟؟ وہ سوچوں کی زنجیر سے بندھتا جا رہا تھا کہ اسکے کیبین کا دروازہ بجائے اسنے چونک کر اوپر دیکھا اسکی سیکرٹری نور دروازے میں فائل لے کر کھڑی تھی اسنے نور کو اندر آنے کا اشارہ کیا وہ اندر آکر دل آور کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گئی اور اسے فائل سٹڈی کر کے سنانے لگی پر دل آور کا دھیان کہیں اور ہی تھا

## Posted on Kitab Nagri

"نورا اگر تمہیں کسی سے بدلا لینا ہو تو تم کیسے لوگی اسے نقصان پہنچائے بغیر"۔۔۔؟؟؟ اسنے اچانک سے پوچھا کیا تو نور نے تعجب سے اسے دیکھا دل آور نے کبھی اس سے ایسے کوئی سوال نہیں کئے تھے وہ تو کام کی بات ہی کرتا تھا

"جی"۔۔۔؟؟؟ نور کو لگا اسنے غلط سنا ہے شاید دل آور کچھ اور کہہ رہا ہے

"میں نے پوچھا ہے اگر تم نے کسی سے بدلا لینا ہو تو تم اس سے کیسے بدلا لوگی"۔۔۔؟؟؟ نور کو اپنے کانوں پہ یقین نہ آیا اسکے پاس اس سے اتنے فرینڈلی سوال کر رہے ہیں نور کو یہ کسی عزاز سے کم نہ لگا وہ بھی فوراً فرینڈلی ہو گئی

"میں تو اسکا منہ توڑ دوں گی"۔۔۔۔۔ دل آور نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

"شاید تم نے میری بات ٹھیک سے نہیں سنی میں نے کہا ہے بدلا ایسے لینا ہے کہ اسے جسمانی نقصان نہ پہنچے"۔۔۔۔۔ نور اسکی بات پہ الجھ گئی "سرایسے پھر ہم بدلا کیسے لیں گے"۔۔۔؟؟؟ اگر کوئی ہمیں نقصان پہنچائے گا تو ہم بھی اسے نقصان پہنچا کر ہی بدلا لیں گے"۔۔۔۔۔ وہ کہتی کہتی رکی پھر چٹکی بجا کر بولی "ہاں اگر میں اسے جسمانی نقصان نہ پہنچا سکوں تو میں اسے مالی نقصان پہنچاؤں گی جیسے میری ساس جب مجھے بہت تنگ کرتی ہے تو میں اسکے رکھے ہوئے پیسے اٹھا لیتی ہوں اور وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہو جاتی ہے اور اسکی حالت سے مجھے بڑی خوشی ہوتی

ہے"۔۔۔۔۔ نور اپنی بات پہ خود ہی ہنسنے لگی اور دل آور نے اسکی بات پہ غور کیا اگر وہ بھی گوہر کو مالی نقصان پہنچائے تو۔۔۔؟؟؟ اسنے سوچا پھر اسے یاد آیا کہ گوہر جتنی غریب ہے اسکے پاس مال ہو گا کہاں جو وہ اسکو نقصان پہنچائے اسکے پاس تو بس اسکا ایک ٹھیلہ ہے دل آور کی سوچ ٹھیلے پہ رک گئی اگر وہ اسکا ٹھیلہ ہی غائب کر دے تو۔۔۔؟؟؟ پھر اسے اپنی سوچ پہ خود ہی شرمندگی ہوئی وہ اسکی روزی کا ذریعہ ہے اس سے وہ اپنا گھر چلاتی ہے اور چوہدری دل آور اتنی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتا

## Posted on Kitab Nagri

"کچھ اور بتاؤ یہ سہی نہیں ہے"۔۔۔۔۔ دل آور نے ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے نور سے نئی تجویز مانگی نور ایک بار پھر سوچ میں پڑ گئی پھر بولی "سر پھر میں نقصان پہچانے کا فیصلہ ہی ترک کر دوں گی جتنا صاف ستھرا نقصان پہنچانا آپ چاہتے ہیں وہ تو نقصان کے دائرے میں آتا ہی نہیں میں تو ایسے شخص کو پھر اگنور کرتی ہوں میری ساس جب میری زندگی عذاب بنانے لگتی ہے تو میں اسکی طرف سے ایسی ہو جاتی ہوں جیسے میں نہ اسے سن رہی اور نہ ہی وہ مجھے نظر آرہی ہے اور یہ بات میری ساس کو بہت بری لگتی"۔۔۔۔۔ نور افسوس سے بول کر خاموش ہو گئی دل آور نے گندا سامنہ بنا کر اسے دیکھا

"جاؤ یہاں سے"۔۔۔۔۔ اسے نور کی کوئی بھی تجویز پسند نہ آئی تو اسنے اسے جانے کا کہہ دیا نور ہلکے سے کا ندھے اچکا کر چلی گئی وہ بعد تک نور کی باتیں سوچتا رہا اسکی باتیں سوچتے وہ پیل بھر کے لیے رکا "اگنور کرتی ہوں"۔۔۔۔۔ "یہ بات میری ساس کو بری لگتی ہے"۔۔۔۔۔ دل آور نے اس بات کو بار بار ذہن میں گھمایا پھر اسکے چہرے پہ مسکان پھیل گئی اسے سمجھ آ گیا تھا اسنے کیا کرنا ہے اب گوہر کے ساتھ، وہ اپنی بے عزتی کا بدلہ اسے اپنے قریب کر کے لے گا وہ اسے اپنے قریب کرے گا اور پھر اسے اپنے ساتھ رکھ کر نظر انداز کیا کرے گا۔۔۔۔۔ کسے برا نہیں لگتا خود کو نظر انداز ہوتے دیکھ اور وہ اسے دن رات مار چر کرے گا۔۔۔۔۔ یہ سب اس صورت میں ممکن ہے جب وہ اس سے شادی کرے گا یوں اس گوہر کے پاس بھاگنے کی جگہ بھی نہیں ہوگی گھوم پھر کر وہ اسکے پاس ہی آئے گی۔۔۔۔۔ ہر سوچ کے بعد دل آور کی مسکراہٹ مزید گہری ہو جاتی۔ اسنے اپنی سیکرٹری کو دوبارہ بلایا "شکریہ نور"۔۔۔۔۔ اسنے مسکرا کہا اور نور کی دنیا ہی تھم گئی آج اسنے اپنے باس کو مسکراتے ہوئے بھی دیکھ لیا اسے پتہ چل



Posted on Kitab Nagri

گیا کہ یہ شخص مسکرا بھی لیتا ہے اور وہ بھی اتنا پیارا۔۔۔ نور بھی مسکرا کر باہر چلی گئی۔۔۔ دل آور نے موبائل نکالا اور دادا کے نمبر پہ کال کی

"اسلام علیکم دادا"۔۔۔ "میں تیار ہوں سزا کے لیے جب چاہیں دے دیں مجھے میری سزا"۔۔۔ اسنے کہہ کر فون بند کر دیا پھر کچھ دیر بعد میسج ٹائپ کیا "مجھے تم سے ملنا ہے ضروری بات کرنی ہے تمہارے گھر سے کچھ دور جو باغ ہے وہاں وقت پر پہنچ جانا"۔۔۔ "چوہدری دل آور"

میج بھیج کر وہ ہلکا پھلکا سا ہو گیا "اب یہ بھوت تمہیں پل پل ڈرائے گا"۔۔۔ اسنے زیر لب کہا اور لیپ ٹاپ آن کر کے کام میں لگ گیا۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&

ماہی کی پھر حالت ویسی ہونے لگی تھی اس دن کے بعد وہ کچھ دن سکون سے رہی پر اب پھر اسنے وہی رٹ لگانا شروع کر دی تھی اسکے بابا اب پریشان ہو گئے تھے انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ماہی کا کیا کریں انہیں دنوں ماہی سے بڑا انکا بیٹا ذیشان اپنی تعلیم مکمل کر کے آ گیا تھا جب وہ گھر آیا تو اسے علم ہوا کہ ماہی نے گھر میں اتنی ٹینشن پھیلائی ہوئی ہے اسے غصہ تو آیا پر اسنے ماہی سے نرمی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا وہ اسکے کمرے میں گیا تو ماہی نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا ذیشان اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکایا اور اسکے پاس فرش پہ بیٹھ گیا

"کیسی ہو"۔۔۔؟؟؟ اسنے ماہی سے پوچھا

# Posted on Kitab Nagri

"قید میں ہوں اداس ہوں"۔۔۔ وہ ہلکی آواز میں بولی تھی بہت کمزور ہو گئی تھی وہ چہرہ زرد پڑ گیا تھا اسکا، آنکھوں کے گرد حلقے اب ایسے پڑ گئے تھے جیسے وہ بہت عرصے سے شدید بیمار رہی ہو۔۔

"تم ضد چھوڑ کیوں نہیں دیتیں ماہی بابا نے سعد کو شادی کے لیے منع کر دیا ہے تمہاری وہاں نہیں ہوگی شادی پر تم ایسے انکی عزت خراب نہ کرتی پھیرو ہمارے جاننے والوں کو جب اس بات کا علم ہوگا کہ تم ایک لڑکے کے پیچھے اتنی پاگل ہو گئی ہو تو بابا کی کتنی انسلٹ ہوگی تمہیں اندازہ ہے؟؟؟"

"میں کوئی گناہ نہیں کرتی ذیشان بس اسے دیکھنا چاہتی ہوں کیا کسی کو آنکھ بھر کے دیکھنا گناہ ہے"۔۔۔؟؟؟ اسنے اپنی بے نوری آنکھوں سے ذیشان کو دیکھ کر پوچھا تھا آواز میں بے بسی تھی

"ماہی یہ غلط ہے وہ تمہیں جانتا نہیں پہچانتا نہیں اور تم چار سال پرانے کچھ پل کی قربت کے بعد کاروگ آج تک لے کر بیٹھی ہو۔۔۔ ماہی ہلکا سا مسکرائی "چار سال پہلے بھی اسے دیکھنے کا شوق تھا آج بھی وہی شوق ہے بابا نہیں جانے دے رہے تو کیا ہوا میں ایک دن خود نکل جاؤں گی یہاں سے ابھی بابا کی مان رہی ہوں ایک دن اپنی کروں گی اور بہت جلد کروں گی۔۔۔ وہ کہہ کر فرش سے اٹھ گئی ذیشان بھی کھڑا ہو گیا

"تم یہ بات دماغ سے نکال دو ماہی کہ تم اس گھر سے باہر نکلو گی، جب تک تم اپنا یہ پاگل پن چوڑ نہیں دیتیں تب تک تم اس گھر میں ہی رہو گی"۔۔۔۔۔ اسے ماہی کی بے تکی باتوں پہ غصہ آ گیا تھا وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا ماہی سر جھٹک کر بیڈ پہ لیٹ گئی

&&&&&&&&&&&&&&

## Posted on Kitab Nagri

گوہر نے کان لُج جانا چھوڑ دیا تھا اماں کو وہ کسی صورت اکیلے نہیں چھوڑا نا چاہتی تھی اب گھر کے سارے کام گوہر خود کرتی تھی ابھی وہ شام کے کھانا کا انتظام کر رہی تھی سالن بنا کر جب وہ کمرے میں آئی تو اسنے دل آور کا میسج دیکھا وہ کچھ پریشان ہو گئی اب اسنے کونسی بات کرنی ہے۔۔؟؟ کل ہی تو ساری باتیں صاف ہو گئی ہیں پھر اب یہ ملاقات کیوں۔۔؟؟ وہ کچھ دیر موبائل کو ہاتھ میں لے کر سوچتی رہی کہ وہ جائے یا نہ جائے پر پھر اسنے فیصلہ کیا کہ اس جان چاہیے جو بھی بات ہے وہ کر آئے گی تو یہ قصہ یہیں ختم ہو جائے گا جب شام ڈھلنے لگی تو وہ گڑیا کو ٹھیلے پہ کھڑا کر کے وہ گھر سے نکل گئی اسکی اماں نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے اسنے کہہ دیا کہ وہ عنبر کی طرف جا رہی ہے اسے کوئی کام ہے وہاں اماں اس کی بات سے مطمئن ہو گئیں گوہر اس باغ میں پہنچ گئی تھی جہاں دل آور نے اسے بلایا تھا

گوہر کو اس باغیچے میں آئے پورا ایک گھنٹہ ہونے کو تھا اور وہ ابھی تک نہیں آیا تھا جب کہ اس نے خود کال کر کے کہا تھا کہ اس نے گوہر سے بات کرنی ہے اور وہ شام سات بجے یہاں پہنچ جائے اور اب آٹھ بجنے والے تھے پر وہ نہ کال اٹھا رہا تھا اور نہ ہی کسی میسج کا رپلائے کر رہا تھا باغیچے میں مکمل رات اتر چکی تھی ہر طرف چھانا اندھیرا گوہر کی بے چینی میں مزید اضافہ کر رہا تھا ٹھیلے پہ بھی وہ گڑیا کو اکیلا چھوڑ کر آئی تھی یہ سوچ کر کہ وہ جلدی واپس چلی جائے گی پر اب یہاں تو وقت گزرتا جا رہا تھا اور وہ ہے کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا گوہر نے فون پر دوبارہ اس کا نمبر ملا یا اور فون کان سے لگا لیا ایک بیل دوسری بیل تیسری بیل پر جہاں گوہر نے امید چھوڑی کہ وہ اب کال

## Posted on Kitab Nagri

نہیں اٹھائے گا وہیں اس نے کال اٹھالی "کہاں ہو تم میں نوکر نہیں ہوں تمہاری ایک گھنٹے سے یہاں کھڑی ہوں تم آرہے ہو تو جلدی پہنچو ورنہ میں جا رہی ہوں"۔۔۔ گوہر کال اوکے ہوتے ہی شروع ہو گئی تھی۔۔۔

"بول لیں اب سنو میری بات میں بھی تمہارا نوکر نہیں ہوں جو تم سے ملنے کے لیے وقت پر پہنچوں چوہدری دل آور کا دل جو کرتا وہ وہی کرے گا کسی کی غلامی نہ اس نے آج تک کی ہے اور نہ آگے کرے گا"۔۔۔ دل آور نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"دیکھو مسٹر مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے ملنے کا اور میری دلی خواہش ہے کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہو"۔۔۔ گوہر کی بات پر وہ ہنسا اور پھر بولا "نہیں نہیں ابھی تو ملاقاتیں شروع ہوئی ہیں ہماری اب کوئی ملاقات آخری نہیں ہوگی"۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا"۔۔۔؟؟ گوہر نے نا سمجھی سے پوچھا تھا دل آور ایک بار پھر ہنسا "آ رہا ہوں آ کر سارے مطلب سمجھا دوں گا بس تھوڑا سا انتظار کر لو میری جان"۔۔۔ دل آور نے یہ کہہ کر فون رکھ دیا اور گوہر دل آور کے آخری الفاظ سے شدید رہ گئی پھر ایک عجیب سا غصہ اس کے چہرے پر پھیلنے لگا تھا۔ آخر اس شخص کی ہمت کیسے ہوئی اسے جان کہنے کی آئے گا تو دیکھ لے گی اسے اور وہ یہ ملاقات آج آخری بنا کر جائے گی اسے اس دل آور کی شکل سے نفرت ہے اور وہ بار بار اس کی شکل نہیں دیکھے گی گوہر یہ سوچتے باغیچے میں چہل قدمی کرنے لگی گوہر نے گھر اطلاع کر دی تھی کہ وہ جس کام کے لیے آئی تھی وہ کام مزید بڑھ گیا ہے اسے آنے میں کچھ اور وقت لگ جائے گا وہ چہل قدمی کرتے فون میں بار بار وقت دیکھتی رہی ہر گزرتے منٹ کے ساتھ اس کے غصے میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا تھا "اگر پانچ منٹ میں وہ نہیں آئے گا تو میں واپس چلی جاؤں گی بھاڑ میں جائے"۔۔۔ گوہر نے

## Posted on Kitab Nagri

فون میں آخری بار وقت دیکھا اور زیر لب بڑبڑائی تھی باغیچے کی خاموشی اور بڑھتا اندھیرا بہت وحشت ناک لگ رہا تھا۔ گوہر اپنی کالی چادر کو بار بار ٹھیک کرتی بے چین باغیچے کے داخلی دروازے کو دیکھ رہی تھی پانچ منٹ بھی گزر گئے تھے اور اب انتظار کی انتہا ہو گئی تھی وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ داخلی دروازے میں سے خاکی رنگ کی جیپ زن کرتی داخل ہوئی باغیچے کا پھیلا اندھیرا چانک سے چھٹ گیا تھا جیپ کو دیکھ کر گوہر کے قدم وہیں رک گئے جیپ کا دروازہ کھلا اور دل آور اپنا کاٹن کا سوٹ درست کرتا جیپ سے باہر نکلا جیپ کا دروازہ بند کر کے وہ گوہر کی طرف آ رہا تھا اسکے ایک ہاتھ میں برینڈ کے سگریٹ کی ڈبی اور سفید کوور آئی فون تھا چاندی کی زنجیر جس پر فروزہ جڑا تھا اسکی چوڑی کلائی سے لٹکتا اسکے ہاتھ کی پشت پر جھول رہا تھا اسہی ہاتھ کی آخر سے پہلی انگلی میں اس نے سرخ یا قوت جڑی انگوٹھی پہن رکھی تھی جو اسکے صاف ستھرے مضبوط ہاتھوں میں بہت اچھی لگ رہی تھی اسکا وجیہہ چہرے ہمیشہ کی طرح دمک رہا تھا گہری کالی مونچھیں آج بھی ہمیشہ کی طرح تناؤ میں تھیں اور اسکی آنکھیں جن میں رت جگے کی نشانی ہلکے باریک سرخ دھاگے اور مخمور اور مدہوشی کسی آب خورے میں موجود پرانی شراب کی طرح جھلک رہی تھیں۔۔۔

"میں پچھلے ایک گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں"۔۔ وہ غصے میں گویا ہوئی۔۔

"میں نے تو نہیں کہا تھا میرا انتظار کرنے کا تمہیں خود ہی شوق چڑھا تھا اگر میں نہیں آیا تھا تو تم چلی جاتیں"۔۔۔

اس نے بے نیازی سے کہا تھا

"مجھے تم نے بلایا تھا اگر تمہیں یاد ہو تو"۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہاں بلایا ہو گا پر میں بھول گیا تھا میرے پاس اور بھی بہت سے اہم کام ہیں کرنے کو"۔۔۔ وہ اسہی بے نیازی سے بول رہا تھا گوہر اسکی بات پر تلملا گئی۔۔

"تو ان اہم کاموں کو کرنا تھا مجھے بلانے کی کیا ضرورت تھی اور ایک بات میرے پاس بھی فالٹو وقت نہیں ہے جو تم پر ضائع کرتی پھروں جو بات کرنی ہے جلدی کرو"۔۔۔

"ہممممم بات"۔۔۔ وہ قدم بڑھا کر گوہر کے مزید قریب ہوا گوہر نے دو قدم فوراً پیچھے کی جانب کئے گوہر کی اس حرکت پر وہ اپنی مسکراہٹ دبانہ سکا وہ وہیں رک گیا اور بولنے لگا۔۔۔

"بات یہ ہے کہ میں نے اب ارادہ بدل لیا ہے میں اب تم سے ہی شادی کروں گا"۔۔۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے آئی فون کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تھا گوہر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں "کیا"۔۔۔؟؟ گوہر بس اتنا ہی کہہ پائی کہ دل آور نے بولنا شروع کر دیا۔۔

"ہاں میں تم سے ہی شادی کروں گا پہلی بار کوئی لڑکی اپنی ٹکر کی ملی ہے ایسے تو نہیں چھوڑ سکتا"۔۔۔ اس نے کہہ کر سگریٹ کی ڈبی سے سگریٹ نکالا اور لائٹر سے شعلہ بھڑکا کر ایک کش لگایا۔۔۔

"کیا بکو اس کر رہے ہو ہم دونوں میں اس بارے میں پہلے بات ہو چکی ہے کہ ہم شادی نہیں کریں گے تم نے میرے گھر گھس کر میری عزت اچھالی میں نے تمہارے گھر آکر تماشا لگا دیا اب بس حساب برابر ہوا ہم دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں اور نفرت کرنے والوں میں رشتے قائم نہیں ہوتے"۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اس نے فضا میں دھواں اڑایا اور ہنسا "رشتہ تو بنے گا اور نفرت کی بنیاد پر ہی بنے گا تمہیں بہت شوق چڑھا تھا نا مجھے  
بر باد کرنے کا اب کرنا مجھے بر باد میرے ساتھ رہ کر ایک چھت کے نیچے"۔۔۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اپنے دماغ کا علاج کرواؤ"۔۔۔ گوہر نے دل آور کی طرف انگلی کر کے کہا تھا گوہر  
کی انگلی اپنی جانب اٹھی دیکھ کر دل آور کے چہرے پر غصہ پھیلنے لگا تھا اس نے بڑھ کر گوہر کا بازو دبوچ کر ایک  
جھٹکے سے اپنے مقابل کیا گوہر کے منہ سے درد کی آہ نکلی اس کی چادر اسکے سر سے اتر کر اسکے شانوں پر پھیل گئی  
تھی۔۔۔

"عزتوں کے حساب ایسے ہی برابر نہیں ہو جاتے لڑکی تمہاری عزت کی قیمت بہت کم تھی اس گلاس جتنی جو تم  
نے میرے گھر میں توڑا تھا اور میری عزت تمہاری ساتھ پشتوں کے خون کا ایک ایک قطرہ بھی بیچ دیا جائے تو بھی  
میری عزت کی قیمت پوری نہیں ہوگی اور تم نے کیا کہا تھا اس دن"۔۔۔ دل آور نے سوچنے کی اداکاری کی وہ ہر  
بات کو بہت مزے سے کہہ رہا تھا گوہر کے بازو میں اسکی انگلیاں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں گوہر کا درد اسکی  
آنکھوں اور چہرے پہ واضح تھا پر سامنے والے کو اس درد اس تکلیف سے کوئی سروکار نہیں تھا "ہاں پہلی شکست  
مبارک ہو اور تم مجھے بر باد کر دو گی تو اب میں تمہیں موقع دے رہا ہوں مجھے بر باد کرنے کا یہ نفرت کا کھیل کھیلنے  
میں بہت مزہ آئے گا تمہارے ساتھ"۔۔۔۔۔ دل آور نے یہ کہہ کر ایک گہرا کش لگایا اور دھواں گوہر کے چہرے  
پر چھوڑ دیا گوہر نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا تھا دھواں اسکی سانسوں میں اتر رہا تھا گوہر نے کچھ دیر سانسوں  
کے تسلسل کو روک لیا۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"تم مجھے بہت ہلکے میں لے رہے ہو چوہدری دل آور اور میرا ہاتھ چھوڑو"۔۔۔ اسنے غصے سے کہتے اپنے بازو کو چھڑوانے کی ایک سعی کی۔۔۔ دل آور طنزیہ مسکرایا

"جو لڑکی اپنا بازو نہ چھڑوا سکتی ہو اسے ہلکے میں ہی لیا جاتا ہے"۔۔۔ دل نے یہ کہہ کر گوہر کا بازو اسی جھٹکے سے چھوڑ دیا گوہر لڑکھڑاسی گئی اسنے سنبھلتے ہی اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنے بازو کو سہلایا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر چوہدری دل آور کھیلو تم نفرت کا کھیل دیکھتے ہیں کون برباد پہلے ہوتا ہے تم یا میں"۔۔۔۔ گوہر نے چیلنج دینے والے انداز میں کہا تھا۔۔۔

دل آور تمسخرانہ مسکرایا۔۔۔

"میں تمہارا ہر دن عذاب کر دوں گا تم اس دن کو روؤ گی جب تم میرے گھر آئی تھیں ہر پل تمہیں مجھے سے الجھنے کا افسوس رہے گا تم بس دیکھتی جاؤ"۔۔۔۔ دل آور کے چہرے اور لہجے میں نفرت تھی پر گوہر اس بات پہ جان بوجھ کر ہنسی "دھمکیاں دے رہے ہو یا ڈرا رہے ہو"۔۔۔؟ "اب ان باتوں کا کیا فائدہ مجھے انتظار رہے گا تمہاری بارات کا"۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

"سہی ہے پھر تیار رہنا بہت جلد آؤں گا تمہیں لینے"۔۔۔ اس نے ہاتھ کا سگریٹ گھاس پر پھینک کر اپنے جوتے سے مسل دیا یہ ایک اشارہ تھا گوہر کو کہ چوہدری دل آور سے الجھنے والا ایسے مسل دیا جاتا ہے وہ جیپ کی طرف بڑھ گیا تھا جیپ کے پاس جا کر وہ دوبارہ گوہر کی جانب پلٹا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"شادی مبارک ہو میری جان"۔۔۔ وہ بلند آواز میں کہہ کر جیپ میں بیٹھا اور اسکی جیپ باغیچے کے دروازے سے باہر نکل گئی پر گوہر وہیں کھڑی رہ گئی اس نے کہہ تو دیا یہ سب پر یہ شخص اسکی زندگی میں اسکے باپ اور ہادی کے بعد تیسرا شخص تھا جس سے اسے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

وہ جب گھر آئی تو اس کا چہرے کے تمام رنگ اڑے ہوئے تھے اس کی خوشیاں اتنی مختصر کیوں ہوتی ہیں۔۔؟ وہ تو سوچ رہی تھی کہ اب سب ٹھیک ہو گیا ہے ایک مرد سے بچ کر وہ دوسرے کے جال میں پھنس گئی تھی وہ کنویں سے بچتی بچتی کھائی میں جا گری گوہر کا آج پھر دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا گرٹ یا ٹھیلہ بند کر کے گھر آگئی تو گوہر بغیر کسی سے بات کیے بستر پہ لیٹ گئی اسکی اماں نے حیرت سے اسے دیکھا پھر اسے آواز دی۔

"اتنی جلدی سو رہی ہے۔۔۔؟؟؟ اسکا دل نہیں تھا جواب دینے کا پر سوال اسکی اماں نے کیا تھا وہ انکی بات کو کیسے نظر انداز کر سکتی تھی اسلیے چادر سے منہ نکال کر بولی

"سر میں درد ہے اس لیے سو رہی ہوں اماں"۔۔۔۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے منہ پہ دوبارہ چادر تان لی اماں بھی خاموش ہو گئیں انہوں نے پھر کوئی سوال نہ کیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

&&&&&&&&&&&&&&

کھانے کی ٹیبل پہ وہ نظر ہں جھکا کے کھانا کھانے میں مصروف تھا اس کے چہرے پہ آج ایک الگ سی خوشی تھی اور یہ بات سعدیہ خاتون اور دادا کو ہضم نہیں ہو رہی تھی

## Posted on Kitab Nagri

"تم اتنی جلدی شادی کے لیے کیسے مان گئے"۔۔۔؟؟؟ دادا کے سوال پہ اسکا کھانا کھاتا ہاتھ رکا اسنے نظریں اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا "بس مجھ سے آپ لوگوں کی خفگی برداشت نہیں ہو رہی اور مجھے احساس ہو گیا ہے کہ غلطی میری ہی ہے مجھے سزا ملنی چاہیے"۔۔۔۔ وہ سادہ سے لہجے میں بولا تھا دادا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا"۔۔۔؟؟؟ انہیں اس دل آور پہ یقین نہیں آ رہا تھا دل آور کا دل کیا وہ اس معصومانہ سوال پہ جاندار قہقہہ لگائے پر وہ ہلکا سا مسکرا دیا "جی میری طبیعت ٹھیک ہے"۔۔۔۔ وہ کہہ کر دوبارہ کھانا کھانے لگا

"اگر تم اس لڑکی کو کوئی نقصان پہچانے کا یا اس شہر سے گم کرنے کا سوچ رہے ہو تو ایک بات بتادو تمہیں میرے آدمی اسکی لڑکی کی حفاظت کر رہے ہیں"۔۔۔۔ دادا نے اسے خبردار کیا اب کی بار اس سے اپنی ہنسی قابو نہ ہوئی وہ ہنسا

"دادا آپ بہت بھولے ہیں، یقین کریں میں ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا آپکی قسم"۔۔۔۔ اسنے دادا کی قسم کھائی تو دادا مزید الجھ گئے کل تک تو دل آور خوش نہیں تھا پھر اچانک اسے کیا ہوا کہ یہ شادی کے لیے اتنا خوشی خوشی مان گیا۔؟ پر دادا نے اس سے اور کوئی سوال نہ کیا ایک بات کی تسلی تو انہیں ہو گئی تھی کہ دل آور گوہر کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا کیونکہ اسنے دادا کی قسم کھائی ہے اور وہ دادا کی قسم کبھی جھوٹی نہیں کھائے گا وہ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں جانے لگا تو سعدیہ خاتون نے اسے پکارا آواز دی "دل آور ہم کل رشتہ لے کر جائیں گے اور شادی جلدی کریں گے"۔۔۔۔ وہ پلٹا مسکرایا "جیسا آپ کو ٹھیک لگے"۔۔۔۔ اور کہہ کر چلا گیا سعدیہ خاتون نے دادا کو دیکھا





Posted on Kitab Nagri  
Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri  
samiyach02@gmail.com  
whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com